جدید اڈیشن معہ چند اضافوں کے ہے۔ اس میں حسن کیا ہے؟ اور اُس کا فلسفہ کیا ہے؟ اس پر مختلف اربابِ فن کی آرا کی روشنی میں گفتگو کرنے کے بعد یونانیوں سے لیکر عہدِ حاضر تک عہد بعہد فنونِ لطیفہ کے متعلق فلاسفہ کے جو افکار و نظریات رہے ہیں ان کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر ایک باب میں جدلیاتی مادیت پر گفتگو ہے۔ آخر میں ان سب پر ایک جامع اور سیر حاصل تبصرہ اور تصفیہ ہے حسن اور اجمال ایک انتزاعی (Abstract) چیز ہے اس لئے ظاہر ہے اُس کی کوئی نہ منطقی تعریف ہو سکتی ہے اور نہ اس کی ذاتیات کا تعین کیا جا سکتا ہے اس لئے اس موضوع پر جو گفتگو بھی ہوگی اُس کو حرفِ آخر نہیں کہا جا سکتا۔ فن کے طلبار کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہرحال مفید ہوگا۔

ذہن اور انقلاب ۔ از جناب حسن شہیر صاحب۔ تقطیع خورد۔ ضخامت ۴۴ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلّد تین روپیہ۔ پتہ:۔ کتابستان ۱۷، اے کملا نہرو روڈ۔ الہ آباد

"جدلیاتی مادیت" (Dialectial Materialism) عہد جدید کا ایک مخصوص نظامِ فکر ہے جس کی تعمیر اگرچہ ہیگل اور انگلز نے کی تھی لیکن مارکس نے اس کو اپنا کر اور اسے ایک نئی شکل دے کر بڑی ترقی دی اور اپنے پورے فلسفہ کی بنیاد اس پر رکھدی۔ زیر تبصرہ کتاب میں ذہن، تخیل، احساس و شعور، وقت، حافظہ۔ انسان کے داخلی اور خارجی افعال۔ زندگی اور موت اور ان سب کی تعلیل و توجیہہ اسی فلسفہ کی روشنی میں یعنی خالص مادی نقطۂ نظر سے کی گئی ہے۔ اس سے قطع نظر کہ یہ نظریہ ایک سو سال پرانا ہے اور اس پر سخت ترین مگر کامیاب تنقید ہو چکی ہے، مصنف کے خود اپنے خیالات میں صفائی نہیں ہے۔ انھوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کی حیثیت صرف دعوی کی ہے۔ ہیگل آڈیلزم کا قائل تھا اور مطلق (Absolute) کو ارتقا کی منزل مقصود مانتا تھا۔ اس کی تردید صرف چند مبہم سے اشاروں سے نہیں ہو سکتی۔ ہر تخیل، ہر احساس۔ ہر معنی کا جوڑ مادی واقعات سے لگا دینا شاعری اور فلسفہ کے ساتھ سخت ناانصافی ہے۔ مارکس صرف فلسفی تھا جو صرف تخیل کی فضا میں پرواز کرتا ہے۔ لیکن ایک سائنٹسٹ حقائقِ اشیاء کا براہِ راست مطالعہ کرتا اور اُن کا تجربہ رکھتا ہے۔ پس جب بڑے بڑے علمائے سائنس روحانیتِ مذہب اور خدا کے وجود کے قائل ہیں تو پھر ان چیزوں سے مارکسزم کے انکار کی وقعت کیا رہ سکتی ہے۔